اَلْقَوْلُ الصَّوَاب

فِي

مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رضي الله عنه

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

منہاج القرآن پبلیکیشنز

القَوْلُ الصَّوَابُ

فِي

مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رضي الله عنه

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین:

تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی (منہاجینز)

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**القَوْلُ الصَّوَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ** رضی اللہ عنہ
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
تحقیق و تدوین	:	تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی (منہاجینز)
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	اپریل 2005ء
تعداد	:	1100
قیمت	:	-/65 روپے

ISBN : 969-32-0409-3

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوۡلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمۡ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّہِمِ

وَ الۡآلِ وَ الصَّحۡبِ ثُمَّ التَّابِعِیۡنَ لَہُمۡ

أَہۡلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالۡحِلۡمِ وَالۡکَرَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱	بَابُ فِيمَا يَتعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ؓ ﴿سیدنا عمر فاروق ؓ کے قبول اسلام کا بیان﴾	۷
۲	بَابُ فِي مَنْزِلَتِهِ ؓ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ ؓ کا مقام﴾	۱۴
۳	بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ ﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	۲۷
۴	بَابُ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ ؓ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ؓ کو جنت کی بشارت دینا﴾	۳۰
۵	بَابُ فِي ذِكْرِ قَصْرِهِ ؓ فِي الْجَنَّةِ ﴿جنت میں آپ ؓ کے محل کا بیان﴾	۳۶
۶	بَابُ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ ؓ ﴿آپ ؓ کے فضائل سے متعلق حضور ﷺ کے مبارک خوابوں کا بیان﴾	۴۲

الرقم	المحتويات	الصفحة
٧	بَابٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضی الله عنہ لِلْوَحْيِ ﴿آپ رضی الله عنہ کی رائے کی وحی سے موافقت﴾	٥٢
٨	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	٥٥
٩	بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی الله عنہ الْعِلْمِيَّةِ ﴿آپ رضی الله عنہ کا علمی مقام و مرتبہ﴾	٦٠
١٠	بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضی الله عنہ غَلْقَ الْفِتْنَةِ ﴿آپ رضی الله عنہ امت میں فتنوں کی بندش کا باعث ہیں﴾	٦٥
١١	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ﴿آپ رضی الله عنہ کی جامع صفات کا بیان﴾	٧١
❁	ماخذ و مراجع	٨٥

(١) بَابٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضي الله عنه

﴿سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا بیان﴾

١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦١٧، الحديث رقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٩٥، الحديث رقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣٠٥، الحديث رقم: ٦٨٨١، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٧٤، الحديث رقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/ ٥٧، الحديث رقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٤٥، الحديث رقم: ٧٥٩.

٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هَشَّامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَأَسْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو غلبہ و عزت عطا فرما، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگلے دن علی الصبح حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٢: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥ / ٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٢٤٩، الحديث رقم: ٣١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦١.

٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! عمر بن الخطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

الحديث رقم ٣: أخرجه الحاکم فی المستدرک علی الصحيحين، ٣ / ٨٩، الحديث رقم: ٤٤٨٤، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ٩٧، الحديث رقم: ١٤٢٨.

٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدْ إِسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٤: أخرجه ابن ماجة فی السنن، ١ / ٣٨، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: ١٠٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣٠٧، الحديث رقم: ٦٨٨٣، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ٨٠، الحديث رقم: ١١١٠٩، و الهيثمي في موارد الظمان، ١ /٥٣٥، الحديث رقم: ٢١٨٢۔

٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنھما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عمر مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم٥: أخرجه الحاکم فی المستدرك علی الصحيحين، ٣ / ٩٠، الحديث رقم: ٤٤٩١، و المناوی فی فيض القدير، ٥ / ٢٩٩۔

٦۔ عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما قَالَ: لَمَّا أَسُلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ الُمُشُرِكُوُنَ: أَلُيَوُمَ قَدِ انُتَصَفَ الُقَوُمُ مِنَّا، رَوَاهُ الُحَاكِمُ وَالُطَّبَرَانِيُّ فِيُ الُمُعَجَمِ الُكَبِيُرِ.

وَ قَالَ الُحَاكِمُ: صَحِيُحُ الُإِسُنَادِ .

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦: أخرجه الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ٣ / ٩١، الحديث رقم: ٤٤٩٤، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ٢٥٥، الحديث رقم: ١١٦٥٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٢٤٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٢.

٧۔ عَنُ عَبُدِاللّٰهِ ابُنِ عُمَرَ رضی اللہ عنهما أَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضَرَبَ صَدُرَ عُمَرَبُنِ الُخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيُنَ أَسُلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ هُوَ يَقُوُلُ: أَللّٰهُمَّ أَخُرِجُ مَا فِيُ صَدُرِهِ مِنُ غِلٍّ وَ أَبُدِلُهُ إِيُمَانًا يَقُوُلُ ذٰلِکَ ثَلاَثاً رَوَاهُ الُحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الُمُعُجَمِ الُكَبِيُرِ وَ الأَوُسَطِ.

وَ قَالَ الُحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ مُسُتَقِيُمُ الُإِسُنَادِ

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ

عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

الحديث رقم٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٩١، الحديث رقم: ٤٤٩٢، والطبرانى فى المعجم الاوسط، ٢/ ٢٠، الحديث رقم: ١٠٩٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٣٠٥، الحديث رقم: ١٣١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٥.

٨۔ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ: إِنۡ كَانَ إِسۡلَامُ عُمَرَ لَفَتۡحًا، ، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحۡمَةً وَاللهِ مَا اسۡتَطَعۡنَا أَنۡ نُّصَلِّيَ بِالۡبَيۡتِ حَتَّى أَسۡلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسۡلَمَ قَابَلَهُمۡ حَتَّى دَعُوۡنَا فَصَلَّيۡنَا. رَوَاهُ الطَّبۡرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡكَبِيۡرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔''

الحديث رقم٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٩/ ١٦٥، الحديث رقم: ٨٨٢٠، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٦٢.

٩۔ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا أَسۡلَمَ عُمَرُ قَالَ: مَنۡ أَنَمُّ النَّاسِ؟ قَالُوۡا: فُلَانٌ قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدۡ أَسۡلَمۡتُ فَلَا تُخۡبِرَنَّ أَحَدًا قَالَ: فَخَرَجَ

يَجُرُّ إِزَارَهُ وَ طَرَفُهُ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا قَالَ: وَ أَنَا أَقُوْلُ: كَذَبْتَ وَ لَكِنِّيْ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَقَامَ إِلَيْهِ خَلْقٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَاتَلُوْهُ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى سَقَطَ وَ أَكَبُّوْا عَلَيْهِ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَ لِلرَجُلِ أَتَرَوْنَ بَنِي عُدَيِّ بْنِ كَعْبٍ يُخَلُّوْنَ عَنْكُمْ وَعَنْ صَاحِبِهِمْ؟ تَقْتُلُوْنَ رَجُلاً إِخْتَارَ لِنَفْسِهِ إِتِّبَاعَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ فَتَكَشَّفَ الْقَوْمُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ چغل خور کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور کہا تحقیق میں اسلام لے آیا ہوں پس تو کسی کو اس بارے نہ بتانا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص اپنا تہہ بند جس کا ایک کنارا اس کے کندھے پر تھا گھسیٹتے ہوئے باہر نکلا اور کہنے لگا آگاہ ہو جاؤ! عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں تو جھوٹ بولتا ہے میں اسلام لے آیا ہوں۔ اسی اثنا میں قریش کا ایک گروہ آپ کی طرف بڑھا اور آپ سے قتال کرنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ گر گئے اور کفار مکہ آپ رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا جس نے قمیض پہن رکھی تھی اور کہنے لگا تمہارا اس آدمی کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اختیار کی ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ عدی بن کعب کے بیٹے تمہیں اپنے صاحب کے معاملہ میں ایسے ہی چھوڑ دیں گے۔ سو لوگ آپ رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے

ہیں میں نے اپنے والدِ محترم سے پوچھا وہ آدمی کون تھا تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا عاص بن وائل سہمی ﷺ۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم٩: أخرجه البزار فى المسند، ١ / ٢٦٠، الحديث رقم: ١٥٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٦٥.

(۲) بَابٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے ہاں آپ رضي الله عنه کا مقام

۱۰۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَّامٍ** قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ هُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن ہشام رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے حضرت عمر رضي الله عنه کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٥١، الحديث رقم: ٣٤٩١، و في كتاب الإستئذان،باب المصافحة، ٥/ ٢٣١١، الحديث رقم: ٥٩٠٩، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٣٥٥، الحديث رقم: ٧٣٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٣٢، الحديث رقم: ١٣٨٢۔

۱۱۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے وصال فرمایا تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی، اور حضرت ابوبکر رضي الله عنه نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمر رضي الله عنه نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ اس حدیث

کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔'' (اس سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں انکی اتباع وقرابتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كم سن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/ ۱۸۲۵، الحديث رقم: ۲۳٤۸.

۱۲۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَابَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَ هُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ رِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ رِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِّنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا، لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عزوجل قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو وہ تکلیف محسوس کرنے لگے پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: گویا وہ انہیں تسلی دے رہے تھے۔ اے امیر المومنین! یہ بات تو ہوگئی بے شک آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے ان کا اچھا ساتھ دیا۔ پھر وہ آپ

سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور اچھی طرح ان کا ساتھ دیا پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہے اور اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حال میں جدا ہوں گے کہ وہ لوگ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ کا احسان تھا جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر آپ نے جو ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ کا احسان تھا جو اس نے مجھ پر کیا اور جو تم نے میری گھبراہٹ کا ذکر کیا تو وہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی سے پہلے اسے عذاب کے بدلے میں فدیۃً دے دیتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم١٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٥٠، الحديث رقم: ٣٤٨٩

١٣۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْکَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابُ عَلٰی سَرِيْرِهٖ فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلاَّ بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْکِبِيْ مِنْ وَرَائِيْ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَی عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَی اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْکَ وَأَيْمُ اللهِ ! إِنْ کُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ وَ ذَاکَ إِنِّي کُنْتُ أُکَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوْبَکْرٍ

وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کردے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔‘‘

الحديث رقم١٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمربن الخطاب، ٣/ ١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٢، و مسلم فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٥٨، الحديث رقم: ٢٣٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١١٢، الحديث رقم: ٨٩٨، و الحاکم فی المستدرک علی الصحيحن، ٣/ ٧١، الحديث رقم: ٤٤٢٧۔

١٤۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. وَ مَا ثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے ریوڑ کے ساتھ تھا کہ بھیڑیئے نے اس کے ریوڑ پر حملہ کر دیا اور ایک بکری پکڑ لی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری چھڑوا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ چیر پھاڑ کے دن کون ان کی حفاظت کرے گا جب میرے سوا کوئی ان کا چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ (کہ بھیڑیا انسانوں کی طرح بول رہا ہے)۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس واقعہ کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود ہی نہ تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

الحديث رقم١٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٧، و في كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لو كنت متخذا خليلا،٣/ ١٣٣٩، الحديث رقم: ٣٤٦٣،و مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبی بكر، ٤/ ١٨٥٧، الحديث رقم:

۲۳۸۸، و النسائی فی السنن الکبریٰ، ٥/۳۸، الحدیث رقم: ٨١١٤، و البخاري في الأدب المفرد، ۱/۳۱۰، الحدیث رقم: ۹۰۲۔

۱۵۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ الذِّئْبُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاٰمَنْتُ بِذَالِکَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ: وَ مَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ تم اس دن کیا کرو گے، جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہو گا؟ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ابوبکر اور عمر اس واقعہ کو صحیح مانتے ہیں۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت یہ دونوں حضرات مجلس میں بھی موجود نہیں تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

الحدیث رقم۱۵: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/٦٢٣، الحدیث رقم: ۳٦۹٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۸۲، الحدیث رقم: ۸۹٥۰، و حمیدي في المسند، ۲/٤٥٤، الحدیث رقم: ۱۰٥٤۔

١٦۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتی السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا! میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت اور سنگت نصیب ہو گی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ ’’تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو‘‘۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

الحديث رقم١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٥، و مسلم في الصحيح، کتاب البر و الصلة و الأدب، باب المرء مع من أحب، ٤/ ٢٠٣٢، الحديث رقم: ٢٦٣٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٢٢٧، الحديث رقم: ١٣٣٩٥، و أبو يعلیٰ فی المسند، ٦/ ١٨٠،

الحديث رقم: ٣٤٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٧، الحديث رقم: ١٣٣٩، و المنذری في الترغيب و الترهيب، ٤/١٤، ١٥، الحديث رقم: ٤٥٩٤۔

١٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر اہل آسمان سے اور دو وزیر اہل زمین سے ہوتے ہیں۔ پس اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابوبکر وعمر ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم١٧: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب ابوبكر و عمر، ٥/٦١٦، الحديث رقم: ٣٦٨٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/٢٩٠، الحديث رقم: ٣٠٤٧، و ابن الجعد في المسند، ١/٢٩٨، الحديث رقم: ٢٠٢٦، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٣٨٢، الحديث رقم: ٧١١١۔

١٨۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ، وَ هُمْ جُلُوسٌ، وَ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَلاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ

إِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ، وَ يَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لاتے جس میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے تو اس مجلس صحابہ میں سے ابوبکر و عمر کے علاوہ کوئی ایک شخص بھی آنکھ اٹھا کر چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب أبوبكر و عمر، ٥/٦١٢، الحديث رقم: ٣٦٦٨، و الطبري في الرياض النظرة، ١/٣٣٨.

١٩ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: ’’اے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آگاہ ہوجاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔ اس حدیث امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘ اس باب میں حضرت ابو درداء سے بھی روایت مذکور ہے۔‘‘

الحديث رقم١٩: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٤، و الحاكم فى المستدرك، ٣: ٩٦، الحديث رقم: ٤٥٠٨۔

٢٠۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِکَ وَ لَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب الدعوات، باب فى دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٥٩، الحديث رقم: ٣٥٦٢۔ و إبن ماجه فى السنن، ٢/ ٩٦٦، الحديث رقم: ٢٨٩٤، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٦/ ٥٠٢، الحديث رقم: ٩٠٥٩

٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ :إِلْبَسْ جَدِيْدًا، وَ عِشْ حَمِيْدًا، وَ مُتْ شَهِيْدًا.رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا

ہے۔‘‘

الحديث رقم ۲۱: أخرجه أبن ماجه فى السنن، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ۲/ ۱۱۷۸، الحديث رقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۸۸، الحديث رقم: ۵۶۲۰، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱۲/ ۲۸۳، الحديث رقم: ۱۳۱۲۷، وأبويعلىٰ في المسند، ۹/۴۰۲، الحديث رقم: ۵۵۴۵۔

۲۲۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ هُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ فَأَنْتَ الآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَلآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الْحَاكِمُ.**

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔ اِس حدیث کو احمد بن حنبل نے مسند میں حاکم نے المستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں

روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٥١٦، الحديث رقم: ٥٩٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ١٠٢، الحديث رقم: ٣١٧،و البزار في المسند، ٨ / ٣٨٤، الحديث رقم: ٣٤٥٩.

۲۳۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَی بِمَحَامِدَ وَ مِدَحٍ، وَإِيَّاکَ، قَالَ: هَاتِ مَاحَمِدْتَ بِهِ رَبَّکَ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنْ بَيِّنْ، قَالَ: فَتَکَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيِّنْ بَيِّنْ، فَفَعَلَ ذَاکَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هَذَا الَّذِی اسْتَنْصَتَّنِي لَهُ؟ قَالَ: عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت اسود بن سریع سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اورعرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور آپ کی مدحت ونعت بیان کی ہے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے جو اپنے رب کی حمد وثنا کی ہے مجھے بھی سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کیا پھر ایک دراز قامت آدمی آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیان کرو، بیان کرو۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی نے تھوڑی دیر کلام کیا پھر باہر چلا گیا۔ میں نے

دوبارہ کلام پڑھنا شروع کیا تو وہ آدمی دوبارہ آ گیا اور اجازت طلب کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیان کرو، بیان کرو! اس آدمی نے اس طرح دو دفعہ یا تین دفعہ کیا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی کون ہے جس کے لئے آپ نے مجھے چپ کرایا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن الخطاب ہے اور یہ وہ آدمی ہے جو باطل کو پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٥، الحديث رقم: ٣٤٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١١٨.

٢٤۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم٢٤: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٥.

(٣) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمانِ رسول صلى الله عليه وآله وسلم: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ. و زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے اور انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم٢٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٣/١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٦، و في كتاب الأنبياء، باب أم حسبت أن أصحاب الكهف و الرقيم، ٣/١٢٧٩، الحديث رقم: ٢٣٨٢، و ابن أبي عاصم في السنة،

٢/ ٥٨٣، الحديث رقم: ١٢٦١۔

٢٦۔ **عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمَذِيُّ.

وقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم٢٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٤، الحديث رقم: ٢٣٩٨، و الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥/ ٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣١٧، الحديث رقم: ٦٨٩٤، و الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ٣/ ٩٢، الحديث رقم: ٤٤٩٩، و النسائي في السنن الكبریٰ، ٥/ ٣٩، الحديث رقم: ٨١١٩۔

٢٧۔ **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

الحديث رقم٢٧: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/٦١٩، الحديث رقم: ٣٦٨٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/٩٢، الحديث رقم: ٤٤٩٥، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧/٢٩٨، الحديث رقم: ٨٢٢، و الروياني في المسند، ١/١٧٤، الحديث رقم: ٢٢٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٣٥٦، الحديث رقم: ٥١٩.

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَعُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٢٨: أخرجه ابن أبيشبية في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٢.

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَانَتْ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ فَإِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي فَعُمَرُ، رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوا کرتے تھے جو کہ انبیاء نہیں تھے اور اگر میری امت میں سے کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٢٩: أخرجه الديلمي في المسند الفردوس، ٣/٢٧٨، الحديث

رقم: ٤٨٣٩۔

(٤) بَابٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُ رضي الله عنه بِالْجَنَّةِ

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا﴾

٣٠۔ **عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ** قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ! صَبْرًا. أَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ

کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٥٠، الحديث رقم: ٣٤٩٠، و في كتاب الأدب، باب من نكت العود في الماء و الطين، ٥/٢٢٩٥، الحديث رقم: ٥٨٦٢، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٧، الحديث رقم: ٢٤٠٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٥، الحديث رقم: ٩٦٥، و ابن جوزي في صفوة الصفوة، ١/٢٩٩.

٣١ـ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى وَ جَابِرٍ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک شخص داخل ہوگا وہ جنتی ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا: تمہارے پاس ایک اور جنتی شخص آنے والا ہے

پس اس مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔‘‘

الحديث رقم٣١: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٤، الحديث رقم: ٧٦ و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ٧/ ١١٠، الحديث رقم: ٧٠٠٢، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/ ١٦٧، الحديث رقم: ١٠٣٤٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٥٧.

٣٢۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَاالْأَعْوَرِ! مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللهِ أَبُوْالْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمٰن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (جنتی ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا اے ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں بتائیے کہ دسواں کون

ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے خدا کی قسم دی ہے۔ ابو اعور (سعید بن زید) جنتی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٣٢: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب: مناقب عبدالرحمان بن عوف، ٥ / ٦٤٨، الحديث رقم:٣٧٤٨، و الحاكم في المستدرك، ٣ /٤٩٨، الحديث رقم: ٥٨٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ /٣٥٠، الحديث رقم: ٣١٩٤٦، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥ /٥٦، الحديث رقم: ٨١٩٥ وأيضاً في فضائل الصحابة، ١ /٢٨، الحديث رقم: ٩٢.

٣٣۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ لَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا۔ کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی،

حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

الحديث رقم٣٣: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه: ٥/ ٦٥١، الحديث رقم: ٣٧٥٧، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٥٠٩، الحديث رقم: ٥٨٩٨، و النسائی في السنن الكبری، ٥/ ٥٥، الحديث رقم: ٨١٩٠.

٣٤ـ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٣٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمه، باب فضل عمر، ١/ ٣٩، الحديث رقم: ١٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٩٠، الحديث رقم: ٤٤٨٩، و الطبراني في المعجم الاوسط ، ٥/ ٣٦٩، الحديث رقم: ٥٥٨٤، و الديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ١/ ٢٥، الحديث رقم: ٣٦.

٣٥ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمُ

مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا . قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِماً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے : میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہوگئی ،واجب ہوگئی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١١٨، الحديث رقم: ١٢٢٠٢و ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ /٤٤٤، الحديث رقم: ١٠٨٤٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ /١٦٣۔

٣٦۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔‘‘ اس حدیث کو دیلمی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ٥٥، الحديث رقم: ٤١٤٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٧٤، و ابو نعيم فى حلية الاولياء، ٦ / ٣٣٣۔

(٥) بَابٌ فِي ذِكْرِ قَصْرِهِ رضی اللہ عنہ فِي الْجَنَّةِ

﴿جنت میں آپ رضی اللہ عنہ کے محل کا بیان﴾

٣٧۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِراً، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَعَلَيْکَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں آپ پر بھی غیرت کرسکتا ہوں؟۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

الحديث رقم٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٦، الحديث رقم: ٣٤٧٧، و في كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة،٣/١١٨٥، الحديث رقم: ٣٠٧٠، و في كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٤، الحديث رقم: ٤٩٢٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٣، الحديث رقم: ٢٣٩٥، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣١١، الحديث رقم: ٦٨٨٨، و النسائي في السنن الكبریٰ،

٥/٤١، الحديث رقم: ٨١٢٩۔

۳۸۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَ سَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلاَلٌ، وَ رَأَيْتُ قَصْراً بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ. فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِيْ وَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ عَلَيْکَ أَغَارُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے (شبِ معراج) خود کو جنت میں پایا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کی چاپ سنی پس میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوعمر عورت تھی میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر داخل ہوکر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیامیں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳٤٦، الحديث رقم: ۳٤٧٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۸۹، الحديث رقم: ۱٥۲۲٦۔

۳۹۔ **عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللهِ أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جا سکتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٣٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٢، الحديث رقم: ٢٣٩٤.

٤٠۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ أَمَامِي، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ أَمَامِيْ، فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشَرَّفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ بِلَالٌ: يَارَسُوْلَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَ مَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَ رَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : بِهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَمُعَاذٍ، وَ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيْلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

وَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ: إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ، يَعْنِيْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، هَكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ.

وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: رُؤْيَا الْأَ نْبِيَاءِ وَحْيٌ.

’’حضرت بریدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: بلال تم کس وجہ سے بہشت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے، جب بھی میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی۔ رات کو بھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی۔ پھر میں ایک مربع شکل کے محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا ایک عربی نوجوان کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں، یہ محل کس عربی کا ہے انہوں نے کہا قریش کے ایک نوجوان کا ہے میں نے کہا قریشی تو میں بھی ہوں۔ یہ محل کس قریشی کا ہے؟ انہوں نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کا ہے۔ میں نے کہا محمد تو میں ہوں پھر یہ محل (میرے) کس امتی کا ہے انہوں نے کہا عمر بن الخطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !جب بھی میں نے اذان کہی تو دو رکعت نماز پڑھی اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو فوراً دوسرا وضو کیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میرے ذمہ اللہ کی دو رکعتیں ضروری ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان ہی دو رکعتوں سے تمہیں یہ درجہ ملا ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

اس باب میں حضرت جابر، حضرت معاذ، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرة

رضی اللہ عنہ سے روایات مذکور ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا تو میں نے کہا یہ کس کا ہے تو کہا گیا یہ عمر بن خطاب کا ہے۔

اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوا بعض راویات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔‘‘

الحديث رقم٤٠: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/ ٦٢٠، الحديث رقم: ٣٦٨٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٥٤، الحديث رقم: ٢٣٠٤٧و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٥٦١، الحديث رقم: ٧٠٨٦، و الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٣٢٢، الحديث رقم: ٥٢٤٥، ،و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٩٠٧، الحديث رقم: ١٧٣١.

۴۱. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيْحُ فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا يَاجِبْرِيْلُ؟ وَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ لِي، قَالَ: قَالَ: لِعُمَرَ، قَالَ: ثُمَّ سِرْتُ سَاعَةً، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ خَيْرٍ مِنَ الْقَصْرِ الْأَوَّلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِمَنْ هذَا يَا جِبْرِيلُ؟ وَ رَجَوْتُ أَنْ يَّكُوْنَ لِي. قَالَ: قَالَ: لِعُمَرَ، وَ إِنَّ فِيهِ لَمِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يَا أَبَا حَفْصٍ، وَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا غَيْرَتُکَ. قَالَ: فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَا عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا عَلَيْکَ فَلَمْ أَكُنْ لِأَغَارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دوران جب میں جنت میں چل رہا تھا اچانک میرا گزر ایک محل کے پاس سے ہوا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ محل

کس کا ہے؟ اور میں نے امید کی کہ یہ میرا ہی ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جبرائیل نے کہا یہ عمر کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تھوڑا اور چلا تو ایک ایسے محل کے پاس پہنچا جو پہلے والے سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ محل کس کا ہے؟ اور میں نے یہ امید کی کہ یہ میرا ہی ہو گا ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے کہا یہ بھی عمر کا ہے اور اے ابوحفص اس میں خوبصورت آنکھوں والی حوریں بسیرا کرتی ہیں اور (اے عمر!) مجھے اس میں داخل ہونے سے سوائے تیری غیرت کے کسی چیز نے نہیں روکا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بھلا میں بھی آپ پر غیرت کروں گا میں نے کبھی آپ پر غیرت نہیں کی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٦٩، الحديث رقم: ١٣٨٧٤، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ١٠٩، الحديث رقم: ٢٥٢٩.

(٦) بَابٌ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم الَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رضي الله عنه

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک خوابوں کا بیان

٤٢۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْها مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَ مِنْها مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِکَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ الدِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

الحديث رقم٤٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب الايمان، باب تفاضيل أهل الإيمان فى الأعمال، ١/١٧، الحديث رقم: ٢٣، و في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر، ٣/١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٨، و مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٥٩، الحديث رقم: ٢٣٩٠، و الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب الروياء عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب فى رؤيا النبى صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/٥٣٩، الحديث رقم: ٢٢٨٥، و النسائى فى السنن، كتاب الإيمان و شرائعة، باب زيارة الإيمان، ٨/١١٣، الحديث رقم: ٥٠٤، و الدارمي في السنن، كتاب الروياء، باب في القمص و البئر، ٢/١٧٠، الحديث رقم: ٢١٥١.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیصیں سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور مجھ پر عمر بن الخطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی جس کو وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم، بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔‘‘

٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو

الحديث رقم٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٧، الحديث رقم: ٣٤٧٩، و مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٢، الحديث رقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩، الحديث رقم: ٤٩٧٢، و ابن أبى شيبه فى المصنف، ٦/١٧٧، الحديث رقم: ٣٠٤٨٥، وأيضا في ٦/٣٥٣، الحديث رقم: ٣١٩٦٩، و أبويعلى في المسند، ٩/٣٨٧، الحديث رقم: ٥٥١٤۔

ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالی انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَ فِي نَزْعِهِ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ڈول رکھا

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦١، ١٨٦٠، الحديث رقم: ٢٣٩٢، و البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو كنت متخذا خليلًا، ٣/ ١٣٤٠، الحديث رقم: ٣٤٦٤، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣٢٢، الحديث رقم: ٦٨٩٨، و النسائي في السنن الكبرىٰ ٥/ ٣٩، الحديث رقم: ٨١١٦، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٨/ ١٥٣.

ہوا تھا میں نے جتنا چاہا اس سے پانی نکالا پھر ابن ابی قحافہ نے اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے ان کو پانی نکالنے میں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی (اس کا اشارہ دور خلافت صدیقی کی مشکلات کی طرف ہے)۔ پھر وہ ڈول بڑا ہوگیا اور عمر بن الخطاب نے اس سے پانی نکالا اور میں نے لوگوں میں عمر جیسا عبقری (غیر معمولی صلاحیت والا) کوئی نہیں دیکھا جو عمر بن الخطاب کی طرح پانی کھینچتا ہو حتی کہ لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور اپنے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کرکے بٹھا دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيْتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِيْ أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُوبَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِن يَدِيْ لِيُرَوِّحَنِيْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَ فِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَ الْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب مجھے دکھایا گیا: میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا انہوں نے دو ڈول پانی نکالا اللہ ان کی مغفرت کرے انہیں پانی نکالنے میں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی، پھر ابن الخطاب آئے انہوں نے ان سے ڈول لے لیا میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ لوگ چلے گئے اور حوض بھرپور بہ رہا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم

الحديث رقم ٤٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦١، الحديث رقم: ٢٣٩٢۔

نے روایت کیا ہے۔‘‘

٤٦۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب السنة، باب فى الخلفاء، ٤ / ٢٠٨، الحديث رقم: ٤٦٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢١، الحديث رقم: ٢٣٨٧٣، و ابن أبى شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٦، الحديث رقم: ٣٢٠٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٢٣١، الحديث رقم: ٦٩٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٨٠، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢ / ٥٤٠، الحديث رقم: ١١٤١.

٤٧۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ وَ غَنَمٌ عُفْرٌ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَلأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وادر ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

٤٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ،

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٥٥، الحديث رقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٥/ ١٨٠.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٦، الحديث رقم: ٣٤٧٨، و الدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب في القمص و البئر و اللبن، ٢/١٧١، الحديث رقم: ٢١٥٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٩، الحديث رقم: ٣٠٤٩٢.

شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِيْ فِي ظُفُرِيْ أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ''الْعِلْمُ''. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد ''علم (نبوت کا حصہ) ہے''۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

۴۹۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِى فِي أَظْفَارِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ ''الْعِلْمُ''. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس سے پی لیا حتی کہ میں نے دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٠، ١٨٥٩، الحديث رقم: ٢٣٩١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/٣٠١، الحديث رقم: ٦٨٧٨، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٤/٣٨٧، الحديث رقم: ٧٦٤٢، و البيهقى في السنن الكبرىٰ، ٧/٤٩، الحديث رقم: ١٣١٠٢۔

سے جاری ہونے لگا پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے آپ نے فرمایا علم (نبوت کا حصہ ہے)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔‘‘

٥٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ''الْعِلْمُ''. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پی کر اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی؟ فرمایا: علم (نبوت کا حصہ ہے)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

٥١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/٦١٩، الحديث رقم: ٣٦٨٧، و في كتاب الرؤيا، باب في رؤيا النبي، ٤/٥٣٩، الحديث رقم: ٢٢٨٤، و النسائي في السنن الكبریٰ، ٥/٤٠، الحديث رقم: ٨١٢٢، و النسائي في فضائل الصحابة، ١/٩، الحديث رقم: ٢١۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢٠٨، الحديث رقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٥، الحديث رقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح،

قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

٥٢۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ

.........١٥/٣٤٣، الحديث رقم: ٦٩١٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٩، الحديث رقم: ٤٥٥١، و في ٣/٧٥، الحديث رقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٣٧، الحديث رقم: ١١٣٤.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٦، الحديث رقم: ٥٤٦٩، و ابن أبى شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٢، الحديث رقم: ٣١٩٦٠، و في، ٦/١٧٦، الحديث رقم: ٣٠٤٨٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥٨.

طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّيْ أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ، فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ ثُمَّ جِيءَ بِأَبِيْ بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيْءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

(٧) بَابٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

﴿آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کی وحی سے موافقت﴾

٥٣۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاَثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَ آيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ! لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القبلة ١/١٥٧، الحديث رقم: ٣٩٣، و في كتاب التفسير، باب و قوله و اتخذوا من مقام إبراهيم مصلى، ٤/١٦٢٩، الحديث رقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣١٩، الحديث رقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣، الحديث رقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢/٦٠٧، الحديث رقم: ٢١٥.

جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا۔ ''اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔'' تو یہی آیت نازل ہوئی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٥٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارٰی بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی، مقام ابراہیم میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

٥٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٥، الحديث رقم: ٢٣٩٩، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ٦/٩٢، ٩٣، الحديث رقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٦، الحديث رقم: ١٢٧٦.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/٦١٧، الحديث رقم: ٣٦٨٢، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣١٨، الحديث رقم: ٦٨٩٥، و في ١٥/٣١٢، الحديث رقم: ٦٨٨٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٥٣، الحديث رقم: ٥١٤٥، ←

لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَ قَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَ أَبِيْ ذَرٍّ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں جب کبھی لوگوں میں کوئی معاملہ درپیش ہوا اور اس کے متعلق لوگوں نے کچھ کہا اور حضرت عمر ابن خطاب نے بھی کچھ کہا (خارجہ بن عبد اللہ راوی کو شک ہے کہ کس طرح آپ کا نام لیا گیا)۔ اس بارے میں رائے بیان کی تو ضرور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘ اس باب میں فضل بن عباس، ابو ذر اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵٦۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

.... و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۹۳، الحديث رقم: ۴۵۰۱، و الهيثمي في موراد الظمان، ۱/ ۵۳٦، الحديث رقم: ۲۱۸۴۔

الحديث رقم ۵٦: أخرجه ابن أبي‌شبية في المصنف، ٦/ ۳۵۴، الحديث رقم: ۳۱۹۸۰۔

(۸) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

۵۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۷، الحديث رقم: ۳۴۸۰، و في كتاب بدء الخلق، باب صفة أبليس و جنوده، ۳/۱۱۹۹، الحديث رقم: ۳۱۲۰، و مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۳، الحديث رقم: ۲۳۹۶، و النسائى فى السنن الكبرى، ۵/۴۱، الحديث رقم: ۸۱۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۷۱، الحديث رقم: ۱۴۷۲، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۳۲، الحديث رقم: ۸۷۸۳، و أبويعلى في المسند، ۲/۱۳۲، الحديث رقم: ۸۱۰۔

ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِيْهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا ہاں! آپ حضورر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

٥٨۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنّٰى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَ إِلَّا فَلاَ. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَّ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، إِنِّيْ كُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیک وسلم کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ صلی اللہ علیک وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو ورنہ نہیں۔ اس

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦٢٠، الحديث رقم: ٣٦٩٠، و حكيم ترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١/ ٢٣٠، و العسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٥٨٨.

نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

۵۹۔ **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:** كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَ الصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِيْ: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ، قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ۵/ ۶۲۱، الحديث رقم: ۳۶۹۱، و النسائى فى السنن الكبرىٰ، ۵/ ۳۰۹، الحديث رقم: ۸۹۵۷، و العسقلاني في فتح الباري، ۲/ ۴۴۴، و إبراهيم حسيني في البيان و التعريف، ۱/ ۲۸۲، و المناوي في فيض القدير، ۳/ ۱۲.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ’’نہیں‘‘ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

٦٠۔ عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وِ أَسَنَادَهُ حَسَنٌ.

’’حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان جب بھی ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔‘‘

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤/٣٠٥، الحديث رقم: ٧٧٤، و الديلمى فى المسند الفردوس، ٢/٣٨٠، الحديث رقم: ٣٦٩٣، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٧٠، و المناوى فى فيض القدير، ٢/٣٥٢.

(٩) بَابُ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿آپ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ﴾

٦١ـ **عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ** قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: وَ كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کا نام ابورمثہ تھا۔ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ یہی نماز یا اس جیسی نماز پڑھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صف اول میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب کھڑے تھے۔ ایک شخص اور تھا جس نے تکبیر اولیٰ پائی تھی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ اس کے بعد

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح ابورمثہ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ شخص جس نے تکبیر اولیٰ میں شرکت کی تھی وہ دو نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جلدی سے اس کو کندھوں سے پکڑ لیا اور اس کو جھٹک کر بٹھا دیا اور فرمایا: اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے ایک نماز کو دوسری نماز سے علیحدہ نہ کیا۔ اسی وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے عمر بن الخطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه أبوداؤد فی السنن، کتاب الصلوٰة، باب فی الرجل يتطوع فی مکانه الذی صلی فيه المکتوبة، ١/ ٢٦٤، الحديث رقم: ١٠٠٧، والحاکم فی المستدرک علی الصحيحين، ١/ ٤٠٣، الحديث رقم: ٩٩٦، والبيهقی فی السنن الکبریٰ، ٢/ ١٩٠، الحديث رقم: ٢٨٦٧، والبيهقی فی السنن الصغریٰ، ١/ ٣٩٥، الحديث رقم: ٦٧٦.

٦٢۔ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَ لَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَ أَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦٢: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٥٥، الحديث رقم: ٣١٩٨٧، و في ٦/ ١٣٩، الحديث رقم: ٣٠١٣٠.

٦٣۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ،

وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ، قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَوَاللهِ لَقَدْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اعمش نے کہا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے ۹ حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٩ / ١٦٣، الحديث رقم: ٨٨٠٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٦٩، وابن عبدالبر فی التمهيد، ٣ / ١٩٨، و ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، ٢ / ٣٣٦۔

٦٤۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی الله عليه وآله وسلم رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَكَ ذُرَيْعَتَي كَلْبٍ فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذٰلِكَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ،

وَلَكِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُکَ شَيْئًا يَنْفَعُکَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ''اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ''؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّکَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ کَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ.

وَ زَادَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُاللّٰهِ، وَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَنْ يَكُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ ﷜. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِی الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷢ میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا تم جنات کا گروہ اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ''اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم'' پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ جن نے کہا۔ یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک تم صبح نہ کر لو۔ امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے ابو عبد الرحمن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ

آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے پہلے تھوڑا تردد کیا۔ لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟ اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی مسند میں اور امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الدارمى فى السنن، كتاب فضائل القرآن، باب فضل أول سورة البقرة و أية الكرسي، ٢ / ٥٤٠، الحديث رقم: ٣٣٨١، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٩ / ١٦٦، الحديث رقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧١.

(١٠) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضی الله عنہ غَلَقَ الْفِتْنَةِ

﴿آپ رضی الله عنہ امت میں فتنوں کی بندش کا باعث ہیں﴾

٦٥۔ عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنہ أَدْرَکَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنَ وَ هُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرْجِ فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا غَلَقَ الْفِتْنَةِ! فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنہ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الْإِسْمُ الَّذِيْ سَمَّيْتَنِيْهِ فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَنَا الَّذِيْ سَمَّيْتُكَهُ سَمَّاكَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم هَذَا هُوَأَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتَ بِنَا يَوْماً وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ هَذَا غَلَقُ الْفِتْنَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت قدامہ بن مظعون رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی الله عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی الله عنہ کی سواری نے حضرت عثمان رضی الله عنہ کی سواری کو دھکا دیا اور حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی۔ پس حضرت عثمان رضی الله عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ بھی فرمایا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔ اس کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٩ / ٣٨، الحديث رقم: ٨٣٢١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٧٢، و العسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٦٠٦.

٦٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَغَمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هَذَا فِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِی الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت

مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ''قفل الفتنة'' (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ٢/ ٢٦٨، الحديث رقم: ١٩٤٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٧٣، و العسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٦.

٦٧۔ **عَنْ عَصْمَةَ** قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فَنَقُدُکَ قَالَ: لاَ وَ لَکِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأَخِيْرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدْثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِيْ؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَکَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تُعَلِّمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدْثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ: أَبُوْبَکْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: إِرْجِعْ إِسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِيْ بَکْرٍ حَدْثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: إِرْجِعْ فَسَلْهُ إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَيْحَکَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا‘ پس اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب ارشاد فرمائیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ١٨٠، الحديث رقم: ٤٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ١٧٩، و الحسيني في البيان و التعريف، ٢/ ٢٦٤، و المناوي في فيض القدير، ٦/ ٣٦٦.

٦٨۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ! كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ سَدِيْدٌ، لاَ يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِكَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهُ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِی الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عمیر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ٨٤، الحديث رقم: ١٢٠، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٦٥ والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١ / ١٢٦، الحديث رقم: ١٣٣، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٦ / ٢٥۔

٦٩۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْكِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رضي الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي

الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ٦٧، الحديث رقم: ٦١، و أبو نعيم فی حلية الاولياء، ٢ / ١٧٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٧٤، و الديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ١٨٩، الحديث رقم: ٤٥٢٣.

(١١) بَابٌ فِيْ جَامِعِ صِفَاتِهِ

﴿آپ رضی اللہ عنہ کی جامع صفات کا بیان﴾

٧٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اُثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاؤُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٧٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٣، و في كتاب فضائل الصحابة، باب لو كنت متخذا خليلا، ٣/ ١٣٤٤، الحديث رقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في الجامع الصحيح ، كتاب المناقب،باب في مناقب عثمان، ٥/ ٦٢٤، الحديث رقم: ٣٦٩٧، و أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/ ٢١٢، الحديث رقم: ٤٦٥١،و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٨٠، الحديث رقم: ٦٨٦٥، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ٤٣، الحديث رقم: ٨١٣٥.

٧١۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں ٹھہراتے، ان کے بعد حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شمار کیا کرتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دیتے تھے اور ان میں کسی کو کسی پر فضلیت نہیں دیتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے راویت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في مناقب عثمان، ٣/١٣٥٢، الحديث رقم: ٣٤٩٤،أبوداؤد في السنن،كتاب السنة، باب فى التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الحديث رقم: ٤٦٢٧، و أبويعلى في المسند، ٩/٤٥٤، الحديث رقم: ٥٦٠٢، و ابن أبي عاصم، ٢/٥٦٧، الحديث رقم:١١٩٢، و البيهقي في الإعتقاد، ١/٣٦٦۔

٧٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَ مَشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّاناً. فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِإِبْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ. قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ.قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ. قَالَ هِي يَا ابْنَ الْخَطَّابِ،

فَوَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ﴾. وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافاً عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس ٹھہرے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقربین میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجالس اور مشاورت میں قراء حضرات شریک ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے: تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے، لہٰذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں عنقریب آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب حضرت حر بن قیس نے حضرت عیینہ کے لئے اجازت طلب کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی، جب یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے، اے ابن خطاب! خدا کی قسم! نہ تو آپ ہم پر مال لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف ہی فرماتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا لیکن حضرت حر نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: ’’اے محبوب! معاف کرنا اختیار کیجئے اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے‘‘ اور یہ شخص ایسے ہی جاہلوں میں سے ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ (وہیں رک گئے اور) اس حکم الٰہی سے ذرا برابر تجاوز نہ کیا۔ وہ اللہ کی کتاب کے آگے سر جھکانے والے تھے۔ اس حدیث کو

امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٢: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب التفسير، باب خذ العفو و أمر بالعرف و أعرض عن الجاهلين، ٤/١٧٠٢، الحديث رقم: ٤٣٦٦، و في كتاب الإعتصام بالكتاب و السنة، باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٧، الحديث رقم: ٦٨٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣١٦.

٧٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنھما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٤، و ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٣/٢٩٢.

٧٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابو بکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣٢٤، الحديث رقم: ٦٨٩٩، و الحاکم فی المستدرك علی الصحيحين، ٢/ ٥٠٥، الحديث رقم: ٤٧٣٢، و في ٣/ ٧٢، الحديث رقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمان، ١/ ٥٣٩، الحديث رقم: ٢١٩٤۔

٧٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ! ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهُ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل

فرماتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠٠، الحديث رقم: ٤٥٢٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٥٩، الحديث رقم: ٣٢٠١٨.

٧٦۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سُمِعَ صَوْتٌ بِجَبَلٍ تَبَالَةَ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ شِعْرٌ:

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا
فَقَدْ أَوْشَكُوْا هُلْكِى وَ مَا قَدِمَ الْعَهْدُ
وَ أَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَ أَدْبَرَ خَيْرُهَا
وَ قَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوْقِنُ بِالْوَعْدِ

فَنظَرُوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْأً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت مالک بن دینار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق ﷺ کو شہید کیا گیا تو تبالہ پہاڑ سے یہ آواز سنائی دی گئی۔

(رونے والے کو اب اسلام پر رونا چاہیے اور تحقیق انہوں نے میری ہلاکت کا شکوہ کیا اور جو زمانہ آ رہا ہے اور دنیا اور اس کی خیر نے پیٹھ پھیر لی ہے اور جو وعدے پر یقین رکھتا تھا وہ غفلت میں پڑا ہوا ہے۔)

پھر لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی چیز نہ دیکھ سکے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ١٠٠، الحديث رقم: ٤٥٢٤، وأبو نعيم فى حلية الاولياء، ٢/ ٣٧٦.

٧٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى مَلَائِكَتَهُ بِعَبِيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَ بَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأُوْسَطِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک و تعالی عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢ / ٦١، الحديث رقم: ١٢٥١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٧٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ /٥٨٦، الحديث رقم:١٢٧٣۔

٧٨۔ عَنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنْ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ٧٨: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٩ / ١٦٧، الحديث رقم: ٨٨٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ /٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٦٧، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ١٧١، الحديث رقم: ٥٥٠، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١ /٤٢، و معمر بن راشد في الجامع، ١١ /٢٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ /٤٤٤، الحديث رقم: ٧١١۔

۷۹۔ **عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ** قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت طارق بن شہاب ﷛ سے روایت ہے کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر ﷛ کی زبان پر نازل ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۷۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/ ۳۲۰، الحدیث رقم:۸۲۰۲، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٥٨/٦، الحديث رقم: ٣٢٠١١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٦٧، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٤٤٢/١، الحديث رقم: ٧٠٧، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢١١/٨۔

۸۰۔ **عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَمَّارُ! أَتَانِيُ جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ! فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ﷺ! لَوْحَدَّثْتُکَ بِفَضَائِلَ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلیٰ فِي مُسْنَدِهِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

'' حضرت عمار بن یاسر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبرائیل امین ؑ آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان

کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے 'مسند' میں اور طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ٨٠: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٣/ ١٧٩، الحديث رقم: ١٦٠٣، والطبرانى فى المعجم الاوسط، ٢/ ١٥٨، الحديث رقم: ١٥٧٠، و الرويانى فى المسند، ٢/ ٣٦٧، الحديث رقم: ١٣٤٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ٣٨٣، الحديث رقم: ٨٤٩٩.

٨١. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ فَوْقَهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَ إِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَ أَنْعَمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيْرِ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بلند درجات والے اپنے سے زیادہ بلند درجات والوں کو دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر چمکتا ہوا ستارہ دیکھتے ہو اور بے شک ابو بکر اور عمر، ان میں سے ہیں اور وہ کتنے ہی اچھے ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل، طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٨١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٦، الحديث رقم: ١١٢٢٢، و في ٣/٦١، الحديث رقم: ١١٦٠٥، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٠، الحديث رقم: ٣٤٢٧، و في ٩/١٨٤، الحديث رقم: ٩٤٨٨، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٢٠، الحديث رقم: ٣٥٣، و أبويعلى في المسند، ٢/٣٦٩، الحديث رقم:

١١٣٠، و الحميدي في المسند، ٢/ ٣٣٣، الحديث رقم: ٧٥٥.

٨٢. **عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ** أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَّابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ، وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ: فَقَالَ وَاللهِ اِنَّهُ لَمُوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ ابن عباس کے بھائی حضرت عبید اللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آکر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب

تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٨٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢١٠، الحديث رقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٩١، الحديث رقم: ٤٨٢.

٨٣. عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نِجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابُکَ بِيَدِکَ وَشِفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَأَرْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَکُمْ إِنَّ عُمَرَ کَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلاَ أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٨٣: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٧، الحديث رقم: ٣٢٠٠٤، و خطيب البغدادي في التاريخ البغداد، ٦/ ١٨٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٣٦٦.

٨٤. عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: رُئِيَ عَلٰى عَلِيٍّ بُرْدٌ کَانَ يُکْثِرُ لُبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّکَ لَتُکْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدَ فَقَالَ: إِنَّهُ کَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي

وَخَاصِي عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللهِ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكىٰ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو سفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٨٤: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٦، الحديث رقم: ٣١٩٩٧.

٨٥۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے عمر رضی اللہ عنہ کا نام نامی پکارا کرو۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن أبيشبية في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٥.

٨٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلْإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِيْنًا يَدْخُلُ فِيْهِ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالْإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور

اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٨٦: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٧.

٨٧۔ **عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ.** رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٨٧: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٨٣.

٨٨۔ **عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كَوَّةٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْتُ عَهْدًا أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ؟ فَقَامَ النَّاسُ، فَقَالُوْا: قَدْ رَضِيْنَا فَقَامَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: لَا نَرْضَى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَكَانَ عُمَرُ.** رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سیار ابوحکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت بوجھل ہو گئی یعنی قریب الوفات ہو گئے تو آپ نے کھڑکی

میں سے لوگوں کی طرف جھانک کر کہا: اے لوگو! بے شک میں نے تم سے ایک عہد کیا ہے۔ کیا تم اس پر راضی ہو؟ لوگ کھڑے ہو کر کہنے لگے ہاں ہم راضی ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر فرمانے لگے ہم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک عنان حکومت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ سنبھال لیں پس ایسا ہی ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنبھالی۔ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٨٨: أخرجه ابن أبي شبية في المصنف، ٦ / ٣٥٩، الحديث رقم: ٣٢٠٢٠.

مآخذ و مراجع

۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوہ**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۸۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۹۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔

التمهید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۰۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۱۔ **ابن ہشام**، ابومحمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۲۔ **ابو داوٗد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۳۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۵۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۶۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۱۷۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۸۔ **ازدی**، معمر بن راشد (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء

۱۹۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔

۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۲۱۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۲۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۴۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۶۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۲۹۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۰۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔

۳۱۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲۔ **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۳۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۴۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۳۵۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۶۔ **سعید بن منصور** (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن** (مجلدات: ۵)۔ ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۰ء۔ محققہ: سعد بن عبد اللہ۔

۳۷۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۸۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۳۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۴۰۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۴۱۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۴۲۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء) **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۳۔ **محبّ طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۴۴۔ **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۵۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (م ۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۶۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۴۷۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۴۸۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۴۹۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۵۰۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۱۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلٰی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔